# مرثیہ:۱۰

## درحال حضرت حبیب ابنِ مظاہر علیہ السلام

مطلع

پیرِ فلک کو بختِ زُلیخا ملا ہے آج

تعداد بند: ۸۹

www.emarsiya.com

۱
پیرِ فلک کو بختِ زلیخا ملا ہے آج نخلِ کہن میں غنچۂ تازہ کھلا ہے آج
اُتری ہوئی کمان پہ چلّہ چڑھا ہے آج قد کل جو تیغ تھا، وہی نیزہ بنا ہے آج
بہرِ وغا حبیب جری تن کے آئے ہیں
غُل ہے جنابِ خضر جواں بن کے آئے ہیں

۲
ہر گام چشمِ حور ہے فرشِ رہِ ولا چھڑکاؤ آبِ رحمتِ حق کا ہے جا بجا
تھوڑی کے نیچے ٹیکے ہوئے مہر کا عصا بہرِ سلام ترکِ فلک ہے جھکا ہوا
بہرِ وغا تنے ہیں جھپٹنے کے واسطے
سیدھے ہوئے ہیں فوج اُلٹنے کے واسطے

۳
پیری میں یہ جمال، خرد سے بعید ہے اُس پیر کے نثار یہ جس کا مرید ہے
گویا ہلالِ عید یہ مردِ سعید ہے ہر روزہ دار اس کا طلب گارِ دید ہے
کیونکر نہ ہوں یہ محوِ خضوع و خشوع میں
محرابِ کعبہ رہتے ہیں ہر دم رکوع میں

۴
لکھ اے قلم جواہرِ توصیفِ خط و خال گو ضعف کو عروج، جوانی کو ہے زوال
اس سن میں بھی وہی ہے جری کا مگر کمال جھک جھک کے دیکھتا ہے رخِ پاک کو ہلال
پیری سے جھریاں نہیں روئے جناب پر
مسطر کے نقش ہیں ورقِ آفتاب پر

۵
اے پیر چرخ بختِ جواں کا مرید ہو اے شامِ تیرگئ الم، صبحِ عید ہو
اے روشنئ طور طلبگارِ دید ہو پروانۂ حبیبِ رسولِؐ مجید ہو
مثلِ سحر جو سامنے ہے رُخ جناب کا
کیا جھلملا رہا ہے چراغ آفتاب کا

www.emarsiya.com

۶
زلفِ سپید مثلِ سحر دلنواز ہے کیسی سحر ابھی شبِ گیسو دراز ہے
دیکھو نہاں صباحتِ رُخ میں یہ راز ہے کہتی ہے قدر آخرِ شب کی نماز ہے
زلفوں میں دل پھنسے ہیں صغیر و کبیر کے
جلوہ کی شب ہے جلوہ نما سر پہ پیر کے

۷
ہے ابروئے سپید سے نورِ خدا عیاں رُخ ماہِ نو کا پردۂ گردوں میں ہے نہاں
غل ہے زہے کمال کہ ہے نقرئی کماں کعبہ نے دی ندا کہ ہے محراب کہکشاں
ابرو بری ہے رنگِ شبِ تیرہ فام سے
کیا کام مورچے کو علیؑ کی حسام سے

۸
ماتھا ہے چرخ تیغ ہے ابروئے خوں فشاں جب چرخ پر ہے تیغ تو پھر تیرگی کہاں
نظروں سے نورِ چشمِ پیمبر جو ہے نہاں پلکوں سے ہاتھ ملتی ہیں ہر بار پتلیاں
نزدِ جبینِ صاف جو ہیں جلوہ گر چراغ
کیونکر نہ جھلملائیں قریبِ سحر چراغ

۹
نزدیکِ چشم دیکھئے رخسارِ پُر ضیا بیمار کے قریب ہے قرآں دھرا ہوا
زلفِ سپید آگئی رُخ پر تو یہ کُھلا سورج کو حورِ صبح نے آغوش میں لیا
مضمونِ نو ہے آنکھوں کی جنبش کے طور میں
مرد قریبِ صبح ہیں قرآں کے دور میں

۱۰
کیا خوشنما ہے چہرہ پہ ریشِ خضاب دار پیدا حلب میں لعل ہوا شانِ کردگار
چہرہ پہ رنگِ شوقِ شہادت ہے آشکار قرآں میں دیکھو سرخیٔ شنجرف کی بہار
غُل ریش و رُخ کا دیکھ کے یہ اہلِ حق میں ہے
دیکھو وہ آفتابِ درخشاں شفق میں ہے

www.emarsiya.com

۱۱

جنبش میں بار بار جو سر ہے دلیر کا — آتی ہے کوہِ طور سے موسیٰ کی یہ صدا
گر حکم ہو تو نذر کو لاؤں ابھی عصا — یہ کہتے ہیں مدد نہیں درکار جز خدا
واں حضرتِ کلیم جو اصرار کرتے ہیں
یاں سر ہلا ہلا کے یہ انکار کرتے ہیں ۱۲

گردوں کو اس طرح سے جھکائے ہے سر کا بار — جس طرح سے کہ شاخِ شجر کو ثمر کا بار
معلوم کیا ہو ہاتھ میں تیغ و تبر کا بار — چاہیں تو یہ اُٹھالیں فلک کی سپر کا بار
یہ خم نہیں ہوا کبھی عصیاں کے بار سے
سر جھک گیا حسینؑ کے احساں کے بار سے ۱۳

دیکھو تنِ خمیدہ پہ شانِ سرِ جناب — موجِ محیطِ حسن پہ ہے جلوہ گر حباب
پیرِ خرد سناتا ہے مضمون لاجواب — چرخِ خمیدہ قد پہ ہے گویا کہ ماہتاب
ہلتا ہے سر خمیدہ ہے قامت جناب کا
ہے کہکشاں کے نخل پہ پھل آفتاب کا ۱۴

کس طرح ہو دلیر نہ وہ خاصۂ قدیر — شبیرؑ سا جوان ہو جس باوفا کا پیر
جمعہ کو ہو شہید، یہ بختِ جوانِ پیر — دیکھیں سخن شناس یہ مضمون بے نظیر
پیری میں تیغ پوچھ لو سارے زمانے سے
پہلے جوانی کٹ گئی پیری کے آنے سے ۱۵

رعشہ ہے خوفِ پیر سے ہر نوجوان کو — پیروں سے خود کشیدگی ہے اب کمان کو
کہتے ہیں جن بچائے خدا آج جان کو — گردش ہے بختِ بد کی طرح آسمان کو
ظاہر جہاں میں آمدِ محشر کی شان ہے
سلطانِ شرق کا بھی سلامی نشان ہے

www.emarsiya.com

۱۶

ناگاہ مخبروں نے یہ دی یک بیک خبر — لو غازیانِ شام مبارک تمھیں ظفر
آمادہ جان دینے پہ ہیں شاہِ بحر و بر — لو کھل گیا کہ بندھ گئی مرنے پہ واں کمر
منظور کب حسینؑ کو تیغ آزمائی ہے
مرنے کی فاقہ کش نے قسم آج کھائی ہے ۱۷

واں نام سے غرض ہے نہ کچھ خواہشِ ظفر — مضطر ہیں بہرِ جنگ حبیبِ نکو سیر
روتے تھے شاہِ دیں، سرِ غازی تھا پاؤں پر — ششدر کھڑے تھے حضرتِ عباسؑ نامور
فرطِ ادب سے ایک بھی لب کھولتا نہ تھا
روتے تھے سب پہ منہ سے کوئی بولتا نہ تھا ۱۸

سمجھا میں عقل سے کہ یہ ہیں عازمِ نبرد — جوشِ الم سے بھرتے ہیں شبیرؑ آہِ سرد
اِک دوست چھوٹتا ہے نہ کیونکر ہو دل میں درد — غم سے سپید ہے کبھی رنگت کبھی ہے زرد
کہتے ہیں یہ حبیب کچھ ارشاد کیجئے
اب تو غلامِ خاص کو آزاد کیجئے ۱۹

سن کر سخن حبیب کا حضرت نے یہ کہا — بیکس کو ایسے وقت میں دیتے ہو تم دغا
یاور بہت قلیل ہیں دشمن ہزارہا — کیا اے حبیب بھول گئے شیوۂ وفا
کم سن اگر نہ سمجھے تو اس کا عجب نہیں
کیونکر کہیں کہ تم کو ہمار تعب نہیں ۲۰

رو کر کہا حبیب نے اے شاہِ نیک خو — آنکھیں نبی کی دیکھیں علی کا رخِ نکو
یہ پیر خستہ تن ہے گنہگار مو بہ مو — دے کر رضا بڑھایئے خادم کی آبرو
مہمان کوئی دم کا ہوں آخر حیات ہے
پیری کی شرم اب شہِ والا کے ہاتھ ہے

www.emarsiya.com

۲۱
پینسٹھ برس کا جو کہ غمخوار ہو غلام　افسوس ایسے وقت نہ آقا کے آئے کام
پیری ہے مرے واسطے خود موت کا پیام　منظور کیا یہ آپ کو ہے اے فلک مقام
آلِ نبی تو کشتۂ شمشیر و تیر ہو
بن کر کمان گوشہ میں پنہاں نہ پیر ہو

۲۲
ڈیوڑھی پہ جا کے پھر یہ جری نے کیا کلام　اے بنتِ بوترابؑ مدد کا ہے یہ مقام
اس گھر سے بہرہ یاب ہیں دنیا میں خاص و عام　محروم رہ نہ جائے شہادت سے یہ غلام
بھائی سے سعی کیجئے اپنے غلام کی
بیٹی ہیں آپ سرورِ گردوں مقام کی

۲۳
ڈیوڑھی پہ آکے حضرتِ زینبؑ نے یہ کہا　تنہا ہے دشمنوں میں جگر بندِ مرتضیٰ
جاتے ہیں آپ بھی سوئے میداں پئے وغا　حُر کی طرح سے کیا سبھی ہو جائیں گے جدا
دیکھو گے کیا نہ جنگِ شہِ کائنات بھی
کچھ تم رفیق ہی نہیں کھیلے ہو ساتھ بھی

۲۴
آزردگی تمھاری مگر شاق ہے کمال　پہلی رفاقتوں کا نہ کیونکر کروں خیال
یہ کہہ کے پھر حسینؑ سے بولی وہ خستہ حال　صدقے بہن حبیب کو دیجے نہ اب ملال
ایسے کسے جہان میں یاور نصیب ہیں
صلِ علیٰ رسولؐ خدا کے حبیب ہیں

۲۵
اِک آہِ سرد بھر کے یہ بولے شہِ زمن　ماں کی جگہ سمجھتا ہے تم کو یہ بے وطن
مرضی اگر یہی ہے تمھاری تو اے بہن　دیتے ہیں اذنِ جنگ انہیں ہم بصد محن
یاں سب حبیب شہ سے بغلگیر ہوتے تھے
واں اہلبیتؑ خیمہ کی ڈیوڑھی پہ روتے تھے

www.emarsiya.com

٢٦

ناگاہ رن میں کہتے ہوئے یہ نقیب آئے     گرش میں آسمان و زمیں کے نصیب آئے
لو بہرِ جنگ شاہِ رُسلؑ کے حبیب آئے     اِک شور دور باش ہوا جب قریب آئے
کیوں مردنی سی زندوں کے چہروں پہ چھا گئی
٢٧ کیا صبحِ مرگ شامیوں کے سر پہ آ گئی

اللہ رے جلالِ حبیبِ فلک وقار     بحرِ جہاں میں ایک تلاطم ہے آشکار
گھوڑوں سے اُٹھ کے دیکھتے ہیں ہر طرف سوار     صحرائے حشر سے نہیں کم دشتِ کارزار
آلودہ گردِ خوف سے ہر نامدار ہے
٢٨ سینہ ہے یا کہ میتِ دل کا مزار ہے

ڈر کر سپید ہوگئے سب کے سیاہ بال     پوشیدہ ہے زمیں بھی تہہِ دامنِ جبال
ارماں دلوں سے دور سروں سے جدا خیال     روزِ فراق سے ہے زیادہ شبِ وصال
پانی میں خاک، خاک میں پانی سما گیا
٢٩ عاشق کا دل گیا ہوا پہلو میں آ گیا

تھے چار پاؤں بھاگ نہ سکتے تھے پر چرند     دہشت سے مثلِ طائرِ تصویر تھے پرند
اللہ رے نہیبِ حبیبِ وفا پسند     ڈر سے دبی زمین ہوئے آسماں بلند
بیتاب خورد سال بھی ہیں شیخ و شاب بھی
٣٠ مغرب کا رُخ کئے ہوئے ہے آفتاب بھی

بھاگے رسالہ دار رسالوں کو چھوڑ کر     برچھیت بھی رواں ہوئے بھالوں کو چھوڑ کر
طائر اڑے چمن سے نہالوں کو چھوڑ کر     ضیغم ہوئے فرار جبالوں کو چھوڑ کر
قربان اس حشم کے فدا اس جلال کے
تھرّائے سب خدنگ زبانیں نکال کے

www.emarsiya.com

۳۱

روئے جری میں ضو ہے کہیں چاند سے دوچند ہے شمعِ بزمِ شیرِ خدا، تیغِ بلند
وہ زلف جو کہ بامِ شفاعت کی ہے کمند دودِ چراغِ حسن بھی کہتے ہیں حق پسند
ابرو و مردمک پہ یہ اپنا خیال ہے
یہ مرتضیٰؑ کی تیغ وہ حمزہ کی ڈھال ہے ۳۲

سدرہ کا ہے یہ نخل کہ تیغِ ضو فشاں رخسار ہیں جو پھول تو ابرو ہیں ڈالیاں
نرگس کا حسن دیدۂ حق بیں سے ہے عیاں پر طائرِ نظر پہ ہے جبریل کا گماں
عرشِ جبیں سے مرغِ نگہہ بہرہ ور نہیں
سدرہ سے آگے روحِ امیں کا گزر نہیں ۳۳

چلائے شیخ و شاب عجب حسنِ شیب ہے تکمہ قبا کا مہر، سحر اس کا جیب ہے
اِک بولا خضر، ایک پکارا شعیبؑ ہے آئی ندائے غیب کہ تائیدِ غیب ہے
سرکیں صفیں نشان سلامی کو جھک گئے
کھنچ کر تنوں سے تیغوں کے دم لب پہ رُک گئے ۳۴

تن کر جری نے سوئے رجز دل کیا رجوع سجدے سے اُٹھ کے جیسے کہ رکعت کریں شروع
فرمایا مہر نے کیا مغرب سے کیا طلوع طاؤسِ آسماں نے زمیں پر کیا وقوع
حیدرؑ سے شرم ہے نہ کسی کو رسولؐ سے
کیوں دل سبھوں کے پھر گئے جانِ بتولؑ سے ۳۵

واقف ہیں سب کہ خدمتِ احمدؐ میں ہم رہے آنکھوں سے دیکھے شہؑ پہ جواں کے کرم رہے
اکثر نبیؐ کے دوش پہ ان کے قدم رہے یہ پشت پر سوار وہ سجدے میں خم رہے
عاشق رسولؐ پاک تھے ایمان کی قسم
منہ چومتے بھی دیکھا ہے قرآن کی قسم

www.emarsiya.com

٣٦
اِک روز مصطفیٰؐ سے جو ضد کی امامؑ نے　　آہو منگا دیا مری آنکھوں کے سامنے
بچپن میں روزہ رکھا جو اس تشنہ کام نے　　کی دوپہر کو رات خدائے انام نے
حُلّے جناں کے بھیجے خدائے جلیل نے
دھوئے نبیؐ نے رنگ دیا جبرئیل نے

٣٧
یہ بے وطن جو آج ہے آفت میں مبتلا　　قرآں میں اس کا تذکرہ آیا ہے جا بجا
مرجاں اسی کو خالقِ رحماں نے ہے کہا　　مادر کی ان کی سورۂ کوثر میں ہے ثنا
صد حیف جس کے مہر میں پانی تمام ہو
دریا کے پاس اُس کا پسر تشنہ کام ہو

٣٨
خالق کے خانہ زاد کے ہم خانہ زاد ہیں　　قدرت کے اپنے دفترِ بخشش پہ صاد ہیں
چوٹیں منجھی ہوئی شہِ مرداں کی یاد ہیں　　سمجھیں گے وہ یہ رمز جو خوش اعتقاد ہیں
اس ضعف میں بھی زور مرا دستگیر ہے
آقا مرا جناں کے جوانوں کا پیر ہے

٣٩
محوِ رجز ابھی تھے حبیبِ فلک وقار　　ناگاہ فوجِ شام سے تیر آئے بار بار
سنبھلا جری فرس پہ، ہلے ڈر سے کوہسار　　لی جھوم کر دلیر نے شمشیرِ آبدار
اِک غُل اُٹھا چمک جو ہر اک سو رواں ہوئی
لو رن میں آج تازہ قیامت عیاں ہوئی

٤٠
بدلا تھا شاخِ تیغ نے باغِ جہاں کا رنگ　　دریا میں اژدھے تھے جو خشکی میں تھے نہنگ
جلوہ دکھا رہی تھی پری کا وہ شوخ و شنگ　　آفت مچا رہے تھے ستمگر میانِ جنگ
گردن جھکا کے جس کی طرف سے نکل گئی
شمشیر ناز تھی کہ کلیجہ پہ چل گئی

www.emarsiya.com

۴۱

اس کی برش کا حال ہو کس طرح سے رقم    خامہ اگر بچائیں تو ہوں انگلیاں قلم
پل اُس کا ابروئے ملک الموت کا تھا خم    دکھلا رہے تھے تھے تاب نشانِ رہِ عدم
دشمن بھی اُس کو دیکھ کے بے جان ہو گئے
شامی ہلالِ عید پہ قربان ہو گئے ۴۲

روحیں پھڑک رہی تھیں دلوں کو نہ تھا قرار    وہ اضطرابِ قلب وہ خاطر کا انتشار
لیتی تھی دم ذرا نہ کسی جا وہ شعلہ بار    صحرا میں تھی بہار کہ پھولا تھا لالہ زار
رن کی زمیں عدو کے لہو سے چمن بنی
گیتی لباسِ سرخ پہن کر دلھن بنی ۴۳

ہر سو پکار تھی کہ زمانہ اُلٹ نہ جائے    یا بوترابؑ آج زمیں کو خدا بچائے
کانپے فلک، جبال بھی سب زلزلے میں آئے    یاں صف بچھائی، خون کے دریا اُدھر بہائے
طوفاں اُٹھا کے فوج کو دنیا سے کھو دیا
اِک شور تھا کہ ناؤ نے بیڑا ڈبو دیا ۴۴

کیا اُس کے جوہروں کی کرے مدح گو ثنا    حیرت فزا ہے تیغِ غضنفر کا ماجرا
ضربوں سے جس کی چرخ پہ بھی حشر تھا بپا    اونچی ہوئی تو اہلِ زمیں نے یہ دی ندا
اللہ رے تیغ اوجِ فلک تک رسائی ہے
سورج سے پنجہ کاہکشاں سے کلائی ہے ۴۵

گزری ہے شہؑ کے غم میں جو یہ شب کو تا سحر    جوہر کی جا عیاں ہیں یہ سب اشکوں کے گہر
یا بال کھولے حورئ جنت ہیں نوحہ گر    لایا ہے بار یا چمنِ نصرت و ظفر
نالیں ہیں خوں فشاں کہ رگیں بلبلوں کی ہیں
جوہر میں یا گُتھی ہوئی شاخیں گلوں کی ہیں

www.emarsiya.com

۴۶

کیونکر کہیں نہ برق اسے صاحبِ نظر　وہ خرمنِ حیات پہ گرتی تھی آن کر
تعریف اس کی کرتے تھے قدسی بھی چرخ پر　ہر سر پہ تھی ہلال کی مانند جلوہ گر
معشوق تھی وہ تیغ مگر بے وفا نہ تھی
۴۷ ابرو کی طرح ایک جبیں سے جدا نہ تھی

ضرب اس کی دفتروں میں بھی مرقوم ہوگئی　عالم میں اس کی کاٹ کی اِک دھوم ہوگئی
بسمل ہر اک صفِ حَبَش و روم ہو گئی　ہر شے ہلالِ تیغ سے معدوم ہوگئی
غُل تھا کہ کیا بلندی و پستی میں رہ گیا
۴۸ اِک دل کا چاک جامۂ ہستی میں رہ گیا

ناگاہ نکلا جھوم کے لشکر سے اِک جواں　یا تیرگیٔ بختِ مجسم ہوئی عیاں
ہمنامِ قیس شامیوں کا ننگِ دودماں　پریوں کو جس کی زلف کا سایہ بلائے جاں
جلتا تھا خود سقر بھی جو اس تیرہ فام سے
۴۹ شعلے بلند ہوتے تھے ناری کے نام سے

بیٹھا جو راہوار پہ تن کر وہ پُر ہوس　فارس کی طرح سبز قدم بن گیا فرس
گاڑے قدم زمین میں راکب کہے جو بس　پر بھاگنے کے وقت نہ کرتا تھا پیش و پس
بارِ قدم گراں دلِ گاوِ زمیں پہ ہے
۵۰ ثابت ہے وقتِ سیر ستارہ جبیں پہ ہے

ڈر کر رُکے تو پاؤں زمیں سے جدا نہ ہو　جس طرح سے کہ نقش نگیں سے جدا نہ ہو
تحریرِ حق بشر کی جبیں سے جدا نہ ہو　یا کفر جیسے دشمنِ دیں سے جدا نہ ہو
سرعت تو ہے کمال مگر ہاں یہ فرق ہے
گھر کی طرف جو باگ اٹھاؤ تو برق ہے

www.emarsiya.com

۵۱

آیا جری کے سامنے جو دشمنِ امام اس نے بڑے تپاک سے جھک کر کیا سلام
پوچھا جو نام ہنس کے پکارا وہ تیرہ فام لیلئ کارزار کا عاشق ہوں قیس نام
رہتے ہیں دور جن سے ہے رشتہ قریب کا
ہوں بد مزاجیوں سے عدو ہر حبیب کا

۵۲

میداں میں جنگ کر کے نہ مجھ سے حقیر ہو چلا رہے ہیں تنکے کماں گوشہ گیر ہو
کیوں بے خطا نشانۂ شمشیر و تیر ہو کیا تم سے لطفِ حرب کہ اِک مردِ پیر ہو
زخموں کی تاب ہوگی نہ جسمِ نحیف کو
ہلکی بھی چوٹ ہوتی ہے بھاری ضعیف کو

۵۳

بولے کمر کے جھکنے سے سمجھا ہے تو ضعیف جھک کر ہمیشہ چلتے ہیں جو لوگ ہیں شریف
چاہوں اگر تو ضربِ گراں سے کروں خفیف وہ قافیہ ہو تنگ بنے موت کا ردیف
تیغے سنے بھی ہیں کہیں اس بارہ گھاٹ کے
پھینکیں بسیط خاک پہ سب رُکن کاٹ کے

۵۴

مغرور ہے شباب پہ او خانماں خراب ناز ایک دم کی زیست پہ ہے صورتِ حباب
ہشیار او لعیں کہ جوانی ہے مثلِ خواب او بے بصر، شباب ہے ہم صورتِ شتاب
تا دیر کب جہاں میں یہ بدکیش رہتا ہے
اُلٹیں بھی شیب کو تو سدا بیش رہتا ہے

۵۵

او قیس تیرہ بخت ہوا ہے تجھے جنوں دوزخ میں لے نہ جائے تری خصلتِ زبوں
قامت ترا الف ہے تو قد میرا مثلِ نوں ہوگا ضرور اپنی تعلّی سے سرنگوں
اس نوں کا عین ہے شرفِ مشرقین پر
ناری کے سر پہ رہتا ہے، پائے حسینؑ پر

www.emarsiya.com

۵۶

نیزہ لیا شقی نے پڑی چوب طبل پر کانپی زمیں لرزنے لگے آسماں کے در
کاوے پہ پھر فرس کو لگایا بکروفر گردش میں گردباد تھا خشکی میں یا بھنور
نیزے کو قطع کردیا اُس باکمال نے
یا کہکشاں کی چوب کو کاٹا ہلال نے

۵۷

گرزِ گراں کو تول کے جھپٹا وہ بد زباں سمجھا کہ ہوں خفیف نہ لشکر کے درمیاں
پہلوئے ضرب ڈھونڈتا تھا واں وہ پہلواں یاں نفی نونِ تیغ سے تھی گرز کی عیاں
غازی کی ضربِ تیغ سے مشکل بچاؤ تھا
گرتا نہ کس طرح سے کہ معدولہ داؤ تھا

۵۸

ناگاہ زینِ اسپ پہ سنبھلا وہ خیرہ سر گھبرا کے تیرہ بخت نے لی ہاتھ میں سپر
پُھرتی سے روکتا تھا کبھی سر کبھی کمر زد پر جو آگیا توچلی تیغ سفلہ ور
غُل تھا سپر کے ساتھ کٹے ہاتھ قیس کے
لیلیٰ کا بھی وصال ہوا ساتھ قیس کے

۵۹

دنداں چبا کے غیظ میں لی تیغِ شعلہ بار سَن سے چلی حسامِ حبیبِ فلک وقار
تیغ اُس کی خود اٹھا نہ سکی اپنے پھل کا بار مثلِ خیار ہوگئی دو ٹکڑے ایک بار
اندازِ جنگ خوفِ جری نے بھلادیا
غُل پڑ گیا وہ قیس کو مجنوں بنادیا

۶۰

ڈر سے لعیں کا ہوش دمِ جنگ اُڑ گیا رخ سے سٹ کے مثلِ گُس رنگ اُڑ گیا
اُڑنے نہ پایا رنگ کہ چورنگ اُڑ گیا مارا جو ہاتھ سر کئی فرسنگ اُڑ گیا
ٹھہرا نہ کوئی سامنے فخرِ اویس کے
مجنوں تمام ہوگئے مرتے ہی قیس کے

www.emarsiya.com

٦١

پھر ناریوں پہ تیغ دلاور نے کی رواں پھر لشکرِ لعیں میں ہوا حشر کا سماں
پیری میں تن کے زورِ جوانی کیا عیاں پھرتے تھے چار سمت یہ مانندِ آسماں
رکتے تھے ایک دم نہ سپاہِ شریر سے
خم تھے کماں کی طرح پہ جاتے تھے تیر سے

٦٢

لیلٰی کی طرح تیغ نے دکھلایا بانکپن مجنوں کی طرح چاک کئے سب کے رختِ تن
زندوں نے پھاڑے جامۂ نو، مردوں نے کفن باقی جہان میں نہ رہا نامِ پیرہن
پستی میں صرف دشت کا دامان رہ گیا
گردوں پہ ماہِ نو کا گریبان رہ گیا

٦٣

گھوڑے کی جست و خیز سے تھا حشر کا سماں چکر میں دیکھ دیکھ کے تھا رخشِ آسماں
وہ پھرتیاں وہ چال وہ شوخی وہ تیزیاں مضموں ہے سرسری جو کہیں صرصرِ جناں
لڑنے سے ہاتھ، بھاگنے سے ہر قدم رُکا
توسن کی چال ڈھال پہ، تیغوں کا دم رُکا

٦٤

سب خلق سے عناصرِ رہوار ہیں جدا بجلی کی آگ گلشنِ فردوس کی ہوا
ناگاہ بہرِ گل جو ہوا حکمِ کبریا پارے کو خاک کر کے یہ نقرہ بنا کیا
کیوں چال میں نہ ڈھنگ ہو ابرِ بہار کا
پانی فرس کے خِلط میں ہے ذوالفقار کا

٦٥

جب خلد کی ہوا میں یہ رشکِ ہما اُڑا بولے ملک براق کا بختِ رسا اُڑا
مل کر قدم سے طائرِ رنگِ حنا اُڑا تا چرخ ہمرہِ فرس بادِ پا اُڑا
پھر تھک گیا، تو رنگ کا خود رنگ، فق ہوا
یاں تک کہ گر کے چرخ بریں پر، شفق ہوا

www.emarsiya.com

۶۶

سرعت نے قہر ڈھایا تھا پریوں کی جان پر مثلِ خبر رواں تھا ہر اِک کی زبان پر
ثابت ہے آفتاب سے سارے جہان پر روشن ہے اس کا نقشِ قدم آسمان پر
کیلوں میں جو چمک ہے وہ تاروں میں ضو نہیں
نعلِ فرس کا نون ہے یہ ماہِ نو نہیں

۶۷

ہے پیروِ براق، ہوا خواہ ذوالجناح سرعت یہ ہے کہ چلتا ہے ہمراہِ ذوالجناح
پیشِ نظر جو ہے حشم و جاہِ ذوالجناح صیحہ یہی فرس کا ہے یا شاہِ ذوالجناح
یوں جانبِ فلک وہ اُڑا زیب و زین سے
صغرٰا کے ہوش جیسے کہ مرگِ حسینؑ سے

۶۸

گرتا تھا تیغ کھا کے اگر کوئی بے حیا یہ ہنس کے دیکھتے تھے سوئے شاہِ کربلا
فرماتے تھے حسینؑ کہ شاباش مرحبا تسلیم کر کے کہتے تھے صدقہ ہے آپ کا
مل آتے تھے حسینؑ علیہ السلام سے
پھر آ کے جنگ کرتے تھے افواجِ شام سے

۶۹

بارِ سوئم جو ملنے کو آیا وہ خیر خواہ روئے گلے لگا کے شہنشاہِ دیں پناہ
فرمایا اب نہ ہوگی ملاقات آہ آہ آتے ہی رن میں ٹوٹ پڑی فوجِ روسیاہ
ناوک لگائے سینے سے نیزے ملادئے
دریا لہو کے، خاک پہ ہر سو بہادئے

۷۰

کھائی جو سر پہ تیغ، ہوا دل کو اضطراب مڑ کر نجف کی سمت کہا یا ابوتراب
مطلب یہ تھا کہ ہم بھی ہوئے پیروِ جناب ریشِ غلام پر بھی ہوا خون سے خضاب
پھر روئے یاد کر کے نبیؐ کے وزیر کو
یعنی یہی قلق تھا جنابِ امیرؑ کو

www.emarsiya.com

۷۱

گھوڑے پہ گرز کھا کے جو سنبھلا گیا نہ ہائے	تیورا کے بُرجِ زیں سے یہ فرشِ زمیں پہ آئے
آواز دی امامؑ کو اے فاطمہؑ کے جائے	جو دردِ دل ہے کس کو غلام آپ کا سنائے

تکلیف گو حضور کی بندے کو شاق ہے
پر آخری سلام کا بھی اشتیاق ہے ۷۲

یہ سُن کے مضطرب ہوئے سلطانِ کربلا	پٹکا عمامہ سر سے بصد نالہ و بُکا
خیمے کے در پہ آکے یہ حضرت نے دی صدا	لو اے بہن حبیبِ دلاور نے کی قضا

مہلت کہاں ہے اتنی غریب الدیار کو
غربت میں کون روئے مرے غمگسار کو ۷۳

وہ بولی تعزیت کا تو ساماں کروں گی میں	لاشہ تو لاؤ بال پریشاں کروں گی میں
بولی سکینہ چاک گریباں کروں گی میں	دختر کے بدلے نالہ و افغاں کروں گی میں

کلثوم بولی لاش پہ تو جان کھوؤں گی
پر ہائے بھائی کہہ کے میں ہرگز نہ روؤں گی ۷۴

کیونکر نہ ہول کھاؤں یہ وسواس کی ہے جا	عباسؑ کو اور آپ کو زندہ رکھے خدا
ناگاہ آئی بنتِ پیمبرؐ کی یہ صدا	روؤں گی اس غریب کو مادر سے میں سوا

اس با وفا کا ہجر مجھے ناگوار ہے
یہ بھی مرے حسینؑ کے بچپن کا یار ہے ۷۵

پہنچے حسینؑ لاشہِ ہنگامِ احتضار	دیکھا کہ سر بھی چور ہے سینہ بھی ہے فگار
زخموں سے خون بہتا ہے ریتی پہ بار بار	سر پیٹ کر زمیں پہ گرے شاہِ بے دیار

رو کر کہا کہ فاقوں میں یہ زخم کھائے ہیں
اُٹھو حبیب ابنِ مظاہر ہم آئے ہیں

www.emarsiya.com

۷۶

یہ سُن کے باوفا نے رُخِ شہ پہ کی نظر　آہستہ مسکرا کے یہ بولا وہ خوش سیر
مرنے کا اب الم نہیں یا شاہِ بحر و بر　بالیں پہ وقتِ نزع مسیحا ہے جلوہ گر
یہ کہتے ہی دلیر کا نقشہ بدل گیا
دیکھا رُخِ حسینؑ کو اور دم نکل گیا ۷۷

دل تھام کر زمیں پہ گرے شاہِ بحر و بر　تھے فرطِ غم سے قاسم و اکبر بھی نوحہ گر
زینب کے لاڈلے کہیں عباسِ نامور　بسمل کی طرح لوٹ رہے تھے زمین پر
یوں روئے شہ حبیبِ دلاور کے واسطے
گریاں تھے جیسے حضرتِ شبّرؑ کے واسطے ۷۸

کہتے تھے ہائے اے مرے بوذر غضب کیا　ہم کو لیا نہ ساتھ برادر غضب کیا
اے ہم نشینِ احمدؐ و حیدرؑ غضب کیا　تنہا کہاں گئے مرے یاور غضب کیا
بچپن میں ساتھ کھیلے جواں ایک جا ہوئے
کس بات پر حسینؑ سے آخر خفا ہوئے ۷۹

روتے ہوئے حسینؑ پھرے سوئے خیمہ گاہ　زینبؑ پکاریں لائے نہ یاں لاشِ خیر خواہ
فرمایا لاش لاتے مگر کیا کریں ہم آہ　سمجھے کسی طرح نہ ستمگار و روسیاہ
کفار میں عزیز ہے اِک اس غریب کا
لانے دیا نہ اُس نے جنازہ حبیب کا ۸۰

داخل ہوئے محل میں شہنشاہِ دیں پناہ　خیمے سے اپنے نکلا ابنِ سعد رو سیاہ
چلایا جلد جمع ہوں حاکم کے خیر خواہ　امرِ عظیم ہے ابھی باقی خدا گواہ
کھاؤ نہ رحم یاورِ ابنِ بتول پر
دوڑاؤ رخش نقشِ حبیبِ رسولؐ پر

www.emarsiya.com

۸۱

ہم قوم تھا حبیب کا اِک بانیٔ جفا    بڑھ کر پرے سے اُس نے عمر کو یہ دی صدا
بس خیر ہے اسی میں کہ آگے نہ شر بڑھا    بیکس کو تو نے قتل کیا ہم نے کچھ کہا
کہتے ہیں صاف لاش پہ گر یہ جفا ہوئی
پھر جان لیجیو کہ قیامت بپا ہوئی ۸۲

ہے ناگوار کوفیوں کو یہ تری جفا    اب تک تو میں روک کے رکھا یہ التجا
ایسا نہ ہو مگر کہ یہ محشر کریں بپا    جب یہ سنا تو باز رہا دشمنِ خدا
روندا جو لاشِ بادشہ مشرقین کو
اُس وقت ایک نے نہ بچایا حسینؑ کو ۸۳

سرور کی پائمالی کو جب آئے خیرہ سر    جنبش تھی آسماں کو لرزتے تھے دشت و در
زینب پکاری لوگو علیؑ کو کرو خبر    بولی سکینہ ہائے مسافر مرا پدر
برباد کرچکے یہ کمائی بتول کی
لاشہ پہ اب جفا ہے دہائی رسول کی ۸۴

فضہ سے تب یہ کہنے لگی خواہرِ امام    یاد آیا مجھ کو حیدرؑ صفدر کا اِک کلام
مدت سے ایک شیر کا اس بن میں ہے مقام    کہتے تھے شیرِ حق ابی حارث ہے اس کا نام
شبیرؑ کو جو موت کا پیغام آئے گا
اِک دن وہ شیر بھی ترے کچھ کام آئے گا ۸۵

فضہ تو اُس کو ڈھونڈ کے لے آ مرے حضور    کہنا ترے امام پہ آفت کا ہے وفور
کاٹا گلا بھی اور نہ باز آئے بے شعور    گھوڑے کہیں نہ لاش پہ دوڑائیں بے قصور
اے شیر اضطراب ہے زہرا کی آل کو
چل کر بچا لے شیرِ الٰہی کے لال کو

www.emarsiya.com

۸۶

فضہ یہ سن کے خیمے سے نکلی برہنہ سر    چلاتی تھی کہ اے ابی حارث تو ہے کدھر
شیرِ خدا کے لال کی کچھ تجھ کو ہے خبر    پامال کرتے آئے ہیں لاشے کو اہلِ شر
روندے نہ کوئی لاش شہِ مشرقین کو
۸۷ اے کربلا کے شیر بچالے حسینؑ کو

یہ غم کا ماجرا جو سنا بے قرار سے    نکلا تڑپ کے شیرِ درندہ کچھار سے
فضہ کے پیچھے پیچھے چلا اضطرار سے    ٹھہرا گیا نہ رن میں کسی اہلِ نار سے
آ کر پھرا وہ گرد شہ مشرقین کے
۸۸ آنکھیں ملیں قدم پہ جنابِ حسینؑ کے

انصاف اب دلوں میں کریں شہ کے جاں نثار    ہو جس کی لونڈیوں کا زمانے میں یہ وقار
یوں اُس کی بیٹیوں سے پھرے چرخِ بے مدار    کس طرح سوئے شام رواں تھیں وہ سوگوار
تیغیں علم کئے سپہ نابکار تھی
۸۹ مجمع میں سر برہنہ ہر اِک دل فگار تھی

خاموش بزمؔ اب کہ ہوا مرثیہ تمام    اب شہؑ سے عرض کر کہ میں ہوں آپ کا غلام
صدقہ حبیب کا میں رہوں شادماں مدام    پیری میں بھی نہ پیر ہو میرا جواں کلام
مدّاح تو بنا دیا، زائر بنایئے
مولاؑ ضریحِ پاک پہ جلدی بلایئے

www.emarsiya.com